کیا بیٹھ کر نوافل پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے؟ تفصیلی فتوی

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: HAB-0398　　　　تاریخ: 29-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ اگر کوئی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتا ہے، تو اس کی نماز اگرچہ ہو جاتی ہے، لیکن اس کا ثواب آدھا ہو جاتا ہے، کیا یہ بات درست ہے؟ اور یہ مسئلہ کہاں سے ثابت ہے؟ کیا عورت کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ اس کا ثواب بھی آدھا ہو جائے گا یا اس میں فرق ہے؟ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نفل نہیں ادا فرماتے تھے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نفل نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح پڑھنا درست ہے، لیکن جب کوئی عذر نہ ہو، تو نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنی چاہئے کہ کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھنا افضل ہے، جبکہ بغیر کسی شرعی عذر و مجبوری کے بیٹھ کر نفل پڑھنے میں کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں آدھا ثواب رہ جاتا ہے۔ یہ مسئلہ متعدد احادیث مبارکہ اور فقہائے کرام کی عبارات سے ثابت ہے، اس کے درست ہونے میں کوئی شک نہیں، نیز یہ حکم جس طرح مرد کے لیے ہے، عورت کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ وہ بھی بلاعذر نفل بیٹھ کر نہ پڑھے، ورنہ ثواب کم ہو جائے گا۔

رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھ کر نفل نماز ادا فرمانا! تو وہ بھی متعدد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، لیکن یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے تھا، اس طرح حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا ثواب کم نہیں ہوتا تھا، جبکہ ہمارے لیے اس معاملے میں ترغیب یہ ہے کہ جب تک عذر نہ ہو اس وقت تک بیٹھ کر نفل نماز نہ پڑھیں تا کہ ثواب میں کمی نہ ہو۔

بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن اس سے ثواب آدھا ہو جاتا ہے، اس کے متعلق صحیح البخاری شریف میں ہے: ”عن عمران بن حصين قال: سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا، فقال: إن صلى قائما فهو أفضل ومن صلى قاعدا، فله نصف أجر القائم “ترجمہ: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے، کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرد کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی، تو اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے ثواب کے مقابلے میں آدھا ثواب ہے۔

(صحیح البخاری، باب صلوٰۃ القاعد، ج02، ص47، دار طوق النجاۃ)

سنن ابن ماجہ کے الفاظ یوں ہے: ”عن عمران بن حصين: أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا فقال: صلاته قائما أفضل من صلاته قاعدا، وصلاته قاعدا على النصف من صلاته قائما“ ترجمہ: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی شخص کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس کا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے افضل ہے اور اس کا بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں نصف ہے۔

(السنن لابن ماجۃ، باب فی صلوٰۃ القاعد، ج02، ص207، دار الرسالۃ العالمیہ)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”(ومن صلى) أي: النافلة (قاعدا) أي: بغير عذر كما قاله سفيان الثوري وغيره (فله نصف أجر القائم) قال ابن الملك: هذا الحديث محمول على المتنفل قاعدا مع القدرة على القيام: لأن المتنفل قاعدا مع العجز عن القيام يكون ثوابه كثوابه قائما. اهـ. ومحله أن نيته لولا العذر لفعل لما في الأحاديث الصحيحة: إن العذر يلحق صاحبه التارك لأجله بالفاعل في

الثواب ”ترجمہ: اور جس نے نفل نماز بغیر عذر بیٹھ کر پڑھی، جیسا کہ امام سفیان ثوری اور دیگر ائمہ نے فرمایا ہے تو اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے ثواب کا آدھا ہے، علامہ ابن ملک نے فرمایا: یہ حدیث قیام پر قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نفل پڑھنے والے پر محمول ہے، کیونکہ جو قیام سے عاجز ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نفل نماز پڑھے، تو اس کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا کہ کھڑے ہو کر پڑھنے کا ثواب ہوتا ہے (امام ابن ملک کا کلام ختم ہوا) اور اس کا محل یہ ہے کہ اس کی نیت یہ ہو کہ اگر عذر نہ ہوتا تو وہ ضرور کھڑے ہو کر نماز پڑھتا، کیونکہ احادیث صحیحہ میں یہ بات موجود ہے کہ جو عذر کی وجہ سے کوئی نیکی ترک کر دے تو عذر صاحب عذر کو ثواب میں نیکی کرنے والے کے ساتھ ملا دیتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، باب القصد فی العمل، ج03، ص936، دار الفکر)

نور الایضاح میں ہے: ”یجوز النفل قاعدا مع القدرۃ علی القیام لکن لہ نصف أجر القائم إلا من عذر“ ترجمہ: قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نفل ادا کرنا، جائز ہے، لیکن بیٹھ کر نوافل ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے والے کی بنسبت آدھا ثواب ملے گا، مگر کوئی عذر ہو (تو بیٹھ کر بھی نوافل ادا کرنے میں مکمل ثواب ملے گا)۔

(نور الایضاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی الصلاۃ جالسا، ص81، المکتبۃ العصریہ)

بلاشبہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کا بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنا ثابت ہے،** جیسا کہ مسند احمد کی ایک حدیث پاک میں ہے، حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں: ”ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکع رکعتین بعد الوتر وھو جالس“ ترجمہ: بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔

(مسند احمد، ج44، ص177، حدیث26553، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ)

لیکن یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کی خصوصیات میں سے تھا کہ اس طرح حضور** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کا ثواب کم نہیں ہوتا تھا،** چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث پاک ہے، حضرت عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالی عنھما سے مروی ہے ،وہ فرماتے ہیں:”حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ،قال: فاتیتہ،فوجدتہ یصلي جالسا،فوضعت یدی علی راسہ،فقال: ما لك؟ یا عبد اللہ بن عمرو! قلت:حدثت یا رسول اللہ!انك قلت:"صلاۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلاۃ" وانت تصلی قاعدا،قال:اجل ولکنی لست کاحد منکم“ترجمہ:مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدھی ہے(یعنی اسے آدھا ثواب ملے گا)فرماتے ہیں:اس کے بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا،تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر انور پر رکھ لیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اے عبد اللہ بن عمرو!کیا ہوا؟میں نے عرض کی:یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا:بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدھی ہے،حالانکہ آپ خود بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے ہیں۔فرمایا:ہاں،لیکن میں تم جیسا نہیں ہوں۔

(صحیح المسلم،ج1،ص253،حدیث735،مطبوعہ دار احیاء التراث،بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے:”(ولکنی لست کأحد منکم) یعني هذا من خصوصیاتي أن لا ینقص ثواب صلواتي علی أي وجه تکون من جلواتي، وذلك فضل اللہ یؤتیه من یشاء، قال تعالی: ﴿وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾“ترجمہ:حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان”لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں“مراد یہ ہے کہ یہ میری خصوصیات میں سے ہے کہ میری نمازوں کا ثواب چاہے میرے طریقوں میں سے کوئی بھی صورت ہو،کم نہیں ہوتا اور یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے ،اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:”اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔“

(مرقاۃ المفاتیح،باب القصد فی العمل،ج03،ص939،دار الفکر)

بلاعذر بیٹھ کر نفل پڑھنے کی صورت میں ثواب آدھا رہ جاتا ہے،اس حکم میں عورت کے شامل ہونے کے متعلق مرآۃ المناجیح میں ہے:”اس ساری حدیث میں نماز سے مراد نماز نفل ہے،مرد کا ذکر اتفاقاً ہے،ورنہ عورت کا بھی حکم یہی ہے۔یعنی ثواب کی کانٹ چھانٹ تمہارے لیے ہے ہم کو بیٹھ کر نفل

پڑھنے میں وہ ثواب ملتا ہے، جو تمہیں کھڑے ہو کر پڑھنے میں نہیں ملتا یا یہ معنی ہیں کہ ہمیں جتنا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے میں ملتا ہے، اتنا ہی بیٹھ کر۔" (مرآۃ المناجیح، ج02، ص268، نعیمی کتب خانہ)

بہار شریعت میں ہے: "کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں، مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: "بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔" اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے، تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں، بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں، ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مخصوصات میں سے ہے۔ امام ابراہیم حلبی و صاحب درمختار و صاحب ردالمحتار نے فرمایا: کہ یہ حکم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خصائص سے ہے۔" (بہار شریعت، ج1، حصہ4، ص671، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

22محرم الحرام 1446ھ/29 جولائی 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے